126

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی ——— یوم پنج شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

نمبر ۲۳۵	۸۔ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء	۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ	۸۔ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ش	جلد ۳۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سردرد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

منشی عبدالحق صاحب کاتب محلہ دارالعلوم کے والد اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کے چچا حکیم چراغ الدین صاحب آج صبح انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر ۱۰۳ سال تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال اپنے دورہ

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۱ھ

مرثیہ خوانی سے حالت زار بدل نہیں سکتی

مولوی ثناء اللہ صاحب سے جہاں ہمیں یہ شکوہ ہے۔ کہ احمدیت کے خلاف لکھتے ہوئے وہ حق و صداقت سے دیدہ و دانستہ گریز کرتے ہیں۔ وہاں یہ بھی شکایت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر بحث کرتے ہوئے اس بات کی پروا نہیں کرتے۔ کہ جو اعتراض وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بڑی دلیری۔ اور جرأت سے کر رہے ہیں۔ اس کی زد دوسرے انبیاء حتیٰ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی پڑتی ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب یہ دعوےٰ ہے۔ کہ آپ خدا تعالےٰ کے ویسے ہی فرستادہ ہیں۔ جیسے پہلے زمانوں میں لوگوں کی روحانی اصلاح کے لئے آتے رہے۔ یعنی آپ خدا تعالےٰ کے نبی۔ اور رسول ہیں۔ تو ہر وہ شخص جو آپ کی صداقت پرکھنا چاہتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ سابقہ انبیاء کی سنت۔ ان کے حالات اور ان کی کامیابی کے معیار کو پیش نظر رکھ کر پرکھے۔ اور کوئی بات اس کی زبان یا قلم سے ایسی نہ نکلے۔ جو اس کے مسلمہ انبیاء کے خلاف پڑتی ہو۔ لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب احمدیت کی مخالفت میں ایسے وارفتہ ہو جاتے ہیں۔ کہ اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتے

چنانچہ بارہا وہ ایسے لغو اور بے ہودہ اعتراضات کر چکے ہیں۔ جن کی زد اور تو اور۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر پڑتی رہی ہے۔ اور اس وقت ہم جو مثال پیش کر رہے ہیں وہ بھی اسی قسم کی ہے۔

مولوی صاحب نے "مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوے میں ناکام گئے" کے ادعا کے ثبوت میں ایک ہی بات جو ۲۔ اکتوبر کے اخبار "اہلحدیث" میں پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ:-

"نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ کل دنیا کے مسلمان اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں۔ اپنی زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں" اور پوچھا ہے "مرزا صاحب سے پہلے مسلمان اپنی جس حالت زار پر رو رہے تھے موجودہ زمانہ کے مسلمان بھی اسی بدحالی پر رو رہے ہیں۔ تو مرزا صاحب کے آنے سے ان کی اصلاح کیا ہوئی"

اس کا ایک پہلو سے جواب ہم گزشتہ پرچہ میں دے چکے ہیں۔ اب مزید گزارش یہ ہے۔ کہ اگر کسی قوم کا اپنی حالت زار پر رونا پیٹنا اور مرثیہ خوانی کرنا اس بات کا ثبوت قرار پا سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے اس کی اصلاح کے لئے مبعوث ہونے کا دعوےٰ کرنے والا اپنے دعوے میں ناکام رہا۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت عیسےٰ علیہ السلام۔ اور پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ جبکہ یہود یے بہبود آج تک ان کی بعثت کے انتظار میں بیٹھے ہیں اور اپنی حالت زار پر آٹھ آٹھ نہیں ہزار ہزار آنسو بہا رہے ہیں۔ جن لوگوں نے دمشق میں یہود کو آہ و بکا کرتے دیکھا ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دیوار جس کا نام ہی دیوار گریہ ہے کے ساتھ چمٹ چمٹ کر مرد۔ عورتیں۔ اور بچے اس طرح بلک بلک کر روتے اور بے تاب ہو ہو کر چلاتے ہیں۔ کہ دیکھنے والوں کا کلیجہ مونہہ کو آتا ہے وہ اپنی حالت زار پیش کر کے التجائیں کرتے ہیں۔ کہ جس موعود کے وہ منتظر ہیں۔ جس کے آنے کا ان کو وعدہ دیا گیا تھا۔ خدا اسے بھیجے۔ تا وہ ان کی زبوں حالی کو خوشحالی سے بدل دے ان کی ذلت کو عزت سے تبدیل کر دے مگر کیا آج تک ان کی ان کے خیال کے مطابق سنی گئی۔ یا جس موعود (حضرت عیسےٰ علیہ السلام) کو خدا تعالےٰ نے ان کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ اس کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے دعوے میں ناکام گئے۔ کیونکہ ان کی آمد کے منتظر یہود آج تک اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں۔ اور اپنی زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول نہ کرنے والے مسلمانوں کی اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی بھی آپ کے دعوے میں ناکامی کا ثبوت قرار نہیں پا سکتی۔

پھر یہود کو ایک اور عظیم الشان نبی کی آمد کا بھی انتظار ہے۔ جسے مثیل موسےٰ قرار دیا گیا۔ اور جس کی بہت سی علامات بتائی گئیں۔ جو سب کی سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پائی گئیں۔ مگر یہود نے آپ کو بھی قبول نہ کیا۔ اور بدستور آہ و زاری میں مشغول رہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہود کی حالت زار میں کوئی شک ہے اور انہیں معلوم نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ قرآن کریم میں یہود کے متعلق یہ فیصلہ فرما چکا ہے۔ کہ ضُرِبَتۡ عَلَیۡہِمُ الذِّلَّۃُ اَیۡنَمَا ثُقِفُوۡۤا وہ جہاں کہیں بھی ہونگے ذلیل اور خوار ہی ہوں گے۔ چنانچہ صدیوں سے ایسا ہی ہو رہا ہے۔ ادھر ان کا رونا پیٹنا بھی جاری ہے۔ مگر اس وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت میں کسی عقل و سمجھ رکھنے والے انسان کو ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح منہ پھاڑ کر کوئی یہ کہہ سکے۔ کہ نعوذ باللہ آپ اپنے دعوے میں ناکام گئے۔ کیونکہ یہود اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جن مسلمانوں کی اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کی ناکامی کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔ انہیں یہ مرثیہ خوانی کرتے اتنا عرصہ نہیں گزرا۔ جتنا یہود کو گزر چکا ہے۔ یہود تو صدیوں سے آہ و زاری میں مصروف ہیں۔ پھر مولوی صاحب کو ایسی بات مونہہ سے نکالتے ہوئے کیوں خدا کا خوف نہ آیا۔ جس کی زد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات پر بھی پڑتی ہے۔ کیا محض اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کر سکیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی مصلح کا مبعوث ہونا اتنی بڑی نعمت ہے۔ کہ جو قومیں اس کا انکار کرتی ہیں۔ وہ بہت بڑی مجرم قرار پاجاتی ہیں۔ اتنی بڑی مجرم کہ جب تک اپنے انکار کو اقرار سے نہ بدل لیں۔ اس وقت تک ان کا رونا دھونا بلکہ ناک رگڑ رگڑ کر التجائیں کرنا بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اور ان کی حالت زار میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں آتا۔ بلکہ وہ روز بروز بدتر سے بدتر ہوتی جاتی ہے۔ اس کی گزشتہ مثال یہود ہیں۔ اور موجودہ مثال وہ مسلمان جو بالفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں۔ کاش وہ یہود کی مثال سے عبرت حاصل کریں۔ تا وہ حالت زار سے مخلصی پائیں۔ شاندار مستقبل کی طرف پر امید ہو کر بڑھیں۔ اور دین و دنیا کی ترقیات کے وارث ہوں۔ ورنہ یاد رکھیں مرثیہ خوانی کرنے سے ان کی حالت میں کبھی تبدیلی نہ ہوگی بلکہ اور زیادہ ابتر ہو جائے گی۔

طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول کے متعلق

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء سے کھل چکا ہے جو طلباء اپنے گھروں سے ابھی یہاں نہیں پہونچے۔ ان کی غیر حاضری لگ رہی ہے۔ اور اگر وہ جلد حاضر نہ ہوئے تو حسب قواعد ان کا نام خارج کر دیا جائے گا۔ نیز رخصت کی ایسی درخواستیں جن میں کوئی معقول وجہ بیان نہیں کی گئی۔ نامنظور کر دی گئی ہیں۔ جن بیماری کی درخواستوں کے ساتھ میڈیکل سرٹیفیکیٹ نہیں ہے۔ وہ بھی نامنظور کر دی گئی ہیں۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول

قیام خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

حق نے سیدنا محمدؐ کو بنایا ہے سراج
مہر ہے ختم رسالت کی رہیگا تا ابد
ہر صدی میں جانشیں مبعوث ہوتا ہے مزوّر
چودھویں میں ہو گیا ہے بدر کامل کا ظہور
بھیج کر اپنا مسیح و مہدیٔ موعود حق
آنے والا آچکا ہے مژدہ باد اے منتظر
سطوت کبریٰ مقدر ہے انہی کے ہاتھ پر
بادہ کوثر پلایا جائے گا آگے بڑھو
جن پہ صادق آرہی تھی آیت یستفتحون

ہے اسی شمس الضحیٰ کی روشنی گھر گھر میں آج
اس شہنشاہِ زمن کا ہر دلِ مسلم پہ راج
تا نہ گمراہی کہیں امت میں پا جائے رواج
نور کی ظلمت کدے میں تھی نہایت احتیاج
کر دیا شافی نے اس بیمار امت کا علاج
دیکھ لے سر پر غلام احمدِ مرسل کے تاج
چار سو اسلامیہ وحدت کا ہو جائے گا راج
جام کافوری میں یا ہو "زنجبیلاً" کا مزاج
ہوں نہ مصداق اب فلما جاءھم کفروا کے آج

ہے تقاضائے خلوص و اتقاء۔ اس کے حضور
پیش ہونا چاہیئے اکمل عقیدت کا خراج

نوٹ :۔ یہ نظم مولوی ظفر علی خاں صاحب کے اشعار بعنوان التجا بحضور سرور کائنات دیکھ کر لکھی گئی۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

تشنہ کامانِ خلافت کو خود اپنے ہاتھ سے ؛ بھر کے وہ ساغر پلا ہے انگبیں جس کا مزاج

سالانہ اجتماع

امسال خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۷، ۱۸ اخاء (اکتوبر) ہفتہ اتوار منعقد ہوگا انشاء اللہ تمام خدام کا فرض ہے۔ کہ وہ اس سالانہ اجتماع میں شریک ہوں۔ جزاھم اللہ۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ)

یوم پیشوایان مذاہب کی تاریخ میں تبدیلی

جلسے ۱۸ اکتوبر کے بجائے ۲۵ اکتوبر کو منعقد کئے جائیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ کے جلسہ سالانہ کی وجہ سے یوم پیشوایان مذاہب کے جلسوں کی تاریخ بجائے ۱۸ اکتوبر کے ۲۵ اکتوبر مقرر فرما دی ہے۔ احباب آگاہ رہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

فرض سے سبکدوش ہوں

"تحریک جدید کی وہ عظیم الشان قربانی جس سے اشاعت اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جانے والی ہے۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اس میں حصہ لینے والوں کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہے گا۔" جس کا آٹھواں سال ۳۰ نومبر کو ختم ہو رہا ہے۔ اگر آپ نے اپنے سال ہشتم کا چندہ تا حال ادا نہیں کیا۔ تو اتنی جدوجہد ضرور کریں۔ کہ ۲۹ رمضان المبارک سے قبل آپ کا وعدہ مرکز میں پہونچ جائے۔ تا آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہو سکیں۔ اور آپ کا دل خوش ہو۔ کہ ہم نے جو وعدہ کیا تھا وہ خدا کی توفیق سے پورا کر دیا۔ اور اب ہم آئندہ سال کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔

خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

درخواست ہائے دعا

(۱) جناب سید زمان شاہ صاحب ایچ۔ وی۔ سی گجرات رخصتی حال جہلم ایک عرصہ سے بیمار ہیں (۲) چودھری احمد شکر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ بیمار ہیں (۳) محمد اسمٰعیل صاحب ولد میاں اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال سمندر پار بسلسلہ جنگ گئے ہوئے ہیں (۴) چودھری شکر اللہ خان صاحب مدرس تحریک جدید ڈسکہ کے بچے بیمار ہیں (۵) ملک بشیر احمد صاحب چوکلی ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہے ہیں (۶) ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک قادیان اپنے لڑکے عبد السبوح خان صاحب اور شیخ عبد الرشید صاحب کے لڑکے عبد الرؤف خان صاحب کی ملازمت کے حصول میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۷) مولوی عبد الرحمٰن صاحب بھٹی اپنی ترقی و سلامتی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

قائدین کرام سے گزارش ہے کہ اطفال کو حدیث النبی کے امتحان میں شرکت کی ترغیب دیں اور ان کے نام بھجوا دیں۔ (مہتمم اطفال)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

اسلام۔ ایمان اور احسان کی حقیقت اور علاماتِ قیامت

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مجلس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ کہ ایک شخص نمودار ہوا۔ جس کے کپڑے نہایت سفید۔ اور بال کمال سیاہ تھے۔ اور سفر کی وجہ سے جو تھکاوٹ ہوتی ہے اس کا اس پر کوئی نشان نہ تھا۔ ہم سے اس کو کوئی بھی پہچانتا نہ تھا۔ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قریب آکر اپنے زانو کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زانوئے مبارک سے ملا کر اور اپنی دونوں ہتھیلیاں حضور انور کے زانو پر رکھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر کہا:۔

حدیث:۔ یا محمد اخبرنی من الاسلام قال الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ و تقیم الصلوٰۃ و تؤتی الزکوٰۃ و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا۔ قال صدقت قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملٰئکتہ وکتبہ۔ و رسلہ والیوم الاٰخر و تؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک۔ قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنھا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتھا قال ان تلد الامۃ ربھا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان۔

یہ حدیث دیگر تمام احادیث کے مطالب پر حاوی ہے۔ کیونکہ جو مطالب اس حدیث میں مجمل طور سے بیان کئے گئے ہیں۔ وُہی دیگر احادیث میں مفصّل بیان کئے گئے ہیں اس نورانی شخص (جبرئیل) نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جو چار سوالات دریافت کئے۔ وُہ ایسے ہیں۔ کہ ان پر اسلام کا دارو مدار ہے۔ بقیہ تمام مسائل ان کی فروع ہیں پہلا سوال اسلام کی حقیقت کے متعلق دریافت کیا گیا۔ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جواب میں فرمایا۔ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تو ایک خدا پر ایمان لائے۔ دوسرے تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کو برحق تسلیم کرے۔ اس کے بعد تو حقوق اللہ میں سے نماز۔ روزہ ادا کرے۔ اور حقوق العباد میں سے زکوٰۃ دے۔ گویا وُہ تمام قوتیں جو ایک انسان کو خدا نے عطا کی ہیں ان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہر ایک قوت کا خدا تعالٰے کی مرضی اور رضا کی راہ میں جنبش کرنا۔ اور سکینت کی حالت اختیار کرنا اس حالت کو قرآنی شریعت میں "اسلام" کے مبارک نام سے موسُوم کیا گیا ہے اور جس انسان کی تمام قوتیں خدا تعالٰے کے راہ میں لگ جائیں۔ اور اس کے زیرِ حکم اپنے اپنے محل پر مستعمل ہوں۔ اور کوئی قوت خود روی سے نہ چلے۔ تو اسے مسُلمان کہا جائے گا۔ اور ان تمام قوتوں کا اپنے مقصد میں پُورے طور پر کامیاب ہونا۔ اور رضائے الٰہی حاصل کرنا بجز احکام خداوندی کو عمل میں لانے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے کے ناممکن ہے۔ اسی لئے خداوند تعالٰے نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اَے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو کہہ دے۔ کہ اے لوگو! اگر تم خدا کے محبُوب بننا چاہتے ہو۔ تو اس کا طریق صرف یہ ہے۔ کہ تم میری پیروی کرو۔

دوسرا سوال ایمان کی حقیقت کے متعلق تھا۔ سو جاننا چاہیئے۔ کہ تصدیق قلبی اور اعتقاد دِلی کا نام ایمان ہے۔ وُہ عقائد کیا ہیں۔ (۱) اللہ پر ایمان۔ کہ اس عالم کون و مکان کو خلق میں لانے والا کوئی وجُود ضرور ہے۔ کیونکہ کوئی صنعت بغیر صانع کے نہیں ہو سکتی۔ اور وُہ خداوند خدا واحد یگانہ ہے۔ جو تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہے۔ اس کا کوئی ہمسر نہیں۔ وُہ لازوال ہے:۔

(۲) فرشتوں پر اعتقاد۔ کہ وُہ خدا اور انسان کے درمیان بطور واسطہ ہیں۔ ہم عالم جسمانی میں روزو شب مشاہدہ کرتے ہیں۔ کہ ہماری تمام ضروریات و حوائج بغیر وسائط حل نہیں ہوتیں۔ مثلاً جس وقت ہمیں پیاس محسُوس ہوتی ہے۔ تو وُہ خود بخود رفع نہیں ہو جاتی۔ بلکہ ہم پانی کے ذریعہ اس کو دُور کرتے ہیں۔ اسی طرح دُنیا کے دیگر ہزاروں اُمور ایسے ہیں۔ جو بغیر وسائط اور وسائل حل نہیں ہوتے۔ اسی طرح ضروری تھا کہ عالم روحانیت کے لئے بھی وسائل ہوتے۔ خدا تعالٰے نے اس کام کے لئے فرشتوں کو مقرر کیا ہے۔ جو خدا تعالٰے کے حکم سے عالم جسمانی اور عالم روحانی کے انتظام کو قائم رکھے ہُوئے ہیں۔ اس میں ان کی مرضی کو کوئی دخل نہیں۔ وُہ وُہی عمل میں لاتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جائے۔ یفعلون ما یؤمرون۔

پس پہاڑوں کے فرشتے۔ موت کے فرشتے۔ پانی کے فرشتے وغیرہ خدا نے مقرر کئے ہُوئے ہیں:۔

(۳) خدا تعالٰے کی طرف سے جو کتب مختلف ازمنہ میں مختلف انبیاء پر نازل ہوئیں۔ ان پر ایمان لانا۔ ان تمام کتب میں سے اب جس "کتاب" شریعت کی قیامت تک کے لئے ضرورت ہے۔ وُہ کتاب قرآن مجید فرقان حمید ہے۔ اس کے سوا ہمیں اب کتب سابقہ مُنزلہ کی احتیاج نہیں۔ کیونکہ وُہ کتب محرف و مبدّل ہو چکی ہیں۔ اور وُہ منسُوخ ہیں۔ اب نجات ابدی صرف قرآن مجید کے احکام پر عمل پیرا ہونے سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

(۴) پیغمبروں پر ایمان لانا۔ کہ وُہ اپنے اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل اور پاک تھے۔ خدا تعالٰے اپنی کمال رحمت سے انہیں لوگوں کو ضلالت اور گمراہی سے نکالنے کے لئے بھیجتا رہتا ہے۔ انبیاء تمام گناہوں خواہ کبیرہ ہوں۔ یا صغیرہ سے پاک ہوتے ہیں۔ اور اولین و آخرین میں سے ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہر ایک پہلو سے افضل ہیں۔ اور نجات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اب صرف اور صرف شریعت محمدیہ پر ہی عمل کیا جائے۔

(۵) اعتقاد قلبی۔ الیوم الآخر پر ایمان لانا۔ یعنی ہم جو اعمال و افعال۔ نیک و بد اس دُنیا میں کر رہے ہیں۔ ان کی جزا و سزا کے لئے مالک یوم الدین نے ایک دن قیامت کا مقرر کیا ہُوا ہے۔ اور وُہ ضرور بالضرور وقوع میں آئے گا۔

(۶) اعتقاد قلبی۔ تقدیر پر ایمان لانا۔ یعنی اس عالم میں جو جو حوادثات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ جب تک خدا تعالٰے کا منشا نہ ہو۔ وُہ ظاہر نہیں ہو سکتے۔ جو شخص نیک کام کر رہا ہے۔ اس کا علم بھی اس علیم کو ہے۔ اور جو شخص بُرے اعمال کر رہا ہے۔ اس سے بھی وُہ خبیر بے خبر نہیں:۔

غرض کہ دُنیا کے تمام اُمور اس کی نظر میں ہیں۔ حتیٰ کہ ایک خشک پتہ بھی زمین پر نہیں گرتا۔ جب تک خدا کا اذن نہ ہو۔ افعال بد کرنے والوں کو وُہ اسی وقت سزا نہیں دیتا۔ حالانکہ وُہ قادر ہے:۔

اس کی مثال یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ لڑکے امتحان کے کمرہ میں بیٹھے ہوں۔ اور ماسٹر ان کی نگرانی کر رہا ہو۔ اور وُہ ساتھ ساتھ ان کے پرچوں پر بھی نظر رکھتا ہو۔ اس وقت جو لڑکا سوال غلط حل کر رہا ہوگا۔ ماسٹر اس کو متنبہ نہیں کرے گا۔ حالانکہ ماسٹر کو پتہ ہوتا ہے۔ کہ فلاں فلاں لڑکا سوال غلط نکال رہا ہے:۔

اسی طرح دُنیا ہمارے لئے دارالامتحان ہے۔ ہم جو بھی اعمال نیک اور بد کریں گے۔ اس کا علم خدا کو ہے:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تیسرا سوال احسان کی حقیقت کے متعلق تھا۔ احسان کے معنی اخلاص کے بھی ہیں کہ عبادت الٰہی میں ایسا حضور ہو۔ کہ گویا خدا کو ان کو آنکھوں سے انسان دیکھ رہا ہے۔ اس سے کم درجہ یہ ہے۔ کہ عبادت میں کمال تعظیم اور ادب اور شوق ہو۔ گویا کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ جیسا کہ کوئی بادشاہ کسی کی طرف دیکھے۔ تو وہ شخص بالکل ساکت و خاموش ہو جاتا ہے۔

چوتھا سوال ساعت کی حقیقت کے متعلق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک تو ساعت کبریٰ ہے جسکا علم مجھ کو پوچھنے والے سے زیادہ نہیں۔ یعنی اس کی حقیقت سے سب ناآشنا ہیں۔ کہ کب ظہور پذیر ہوگی۔ پھر سوال کیا گیا۔ کہ آپ قیامت کی نشانیاں بتایئے آپ نے فرمایا کہ لونڈی اپنے مالک اور مربی کو جنے۔ یعنی مالکوں کے نطفے سے لونڈیاں بچے جنیں گی۔ خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ قیامت صغریٰ کے نزدیک کنیزک زادوں کی کثرت ہوگی۔ دوسری نشانی آپ نے یہ بیان فرمائی۔ کہ تو دیکھے کہ ننگے پاؤں ننگے بدن والے محتاج اپنی بڑائیاں عمارات میں بیان کریں گے۔ یعنی کمینے اور بے حقیقت لوگ دولتمند ہو جائیں گے۔ اور بڑی بڑی عمارات بنا کر ایک دوسرے پر فخر کریں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے وقت کی تعیین نہیں فرمائی۔ لیکن علامتیں بتا دیں۔ لونڈیوں کا اپنے مالک کو جننے سے یہ مراد ہے۔ کہ امیر مسلمانوں کے حرم سرا لونڈیوں سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اور وہ شہوات کے پیچھے پڑ جائیں گے۔ پھر یہ کہ جو قومیں رذیل اور کمینی ہوں گی۔ وہ دولتمند ہو جائیں گی۔ یہ دونوں علامتیں حرف بحرف عباسیوں کے عہد میں پوری ہوئیں ان کے حرم سرا میں لونڈیوں کی اس قدر کثرت تھی۔ کہ پناہ بخدا۔ جو بادشاہ بھی تخت پر بیٹھتا وہ ام ولد کے بطن سے ہوتا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آہستہ آہستہ ترک حکومت پر غالب آگئے۔ اور انہوں نے خاندان عباس کو ملیا میٹ کر دیا۔ اور بغداد جو کہ دارالخلافہ تھا۔ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ دوسری علامت کہ رذیل قومیں دولتمند ہو جائیں گی۔ اور عمارات میں ایک دوسرے پر فخر کریں گی۔ یہ بھی پوری ہوگئی۔ یہ دو قرینے ہیں اس بات پر کہ ساعت سے مراد دنیا کا عذاب ہے جو بداعمال قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ خواہ وہ قوم اسلام کی دعویدار ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس کو قیامت صغریٰ کہتے ہیں۔

غرضکہ اس حدیث میں اسلام کا خلاصہ بیان کر دیا گیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ظاہری اعمال۔ نماز وغیرہ کو بجا لانے کا نام "اسلام" ہے۔ اور باطنی اعتقاد کا نام ایمان ہے۔ اور باطنی اعتقاد کا نام ایمان ہے لیکن کبھی ایمان اور اسلام دونوں کو صرف اسلام کہتے ہیں۔ کیونکہ اعمال ظاہری بغیر ایمان کے مقبول نہیں۔ اور ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اسلام کے احکام کو عمل میں نہ لایا جائے۔ جب نووارد نورانی شخص اپنے سوالات کے جوابات پوچھ کر واپس چلا گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس کو ڈھونڈ سکتے ہو۔ صحابہ نے ادھر ادھر بہت تلاش کی۔ لیکن بے سود رہی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے۔ جو تم کو دین سکھلانے آئے تھے۔

خاکسار شیخ غلام مجتبیٰ احمدی قادیان

امن عالم کے متعلق مسٹر وینڈل ولکی کا بیان

مسٹر وینڈل ولکی کا جو ان دنوں مسٹر روزویلٹ صدر جمہوریہ امریکہ کے نمائندہ کی حیثیت سے مختلف ممالک کا دورہ کر رہے ہیں۔ ایک بیان حال میں اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ جس میں انہوں نے بتایا کہ جنگ کے بعد دنیا میں مستقل طور پر امن و امان کے قیام کے لئے امریکہ کیا کرے گا۔ اسی سلسلہ میں گزشتہ جنگ کے بعد اتحادیوں نے جو جو غلطیاں کیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"گزشتہ جنگ عظیم کے بعد اپنے فرائض کے متعلق ہمارا نظریہ محدود تھا۔ ہمارا نظریہ یہ تھا۔ کہ دشمن سے تاوان کا مطالبہ کرو اس کا بیڑا چھین لو۔ اسے غیر مسلح کرو۔ اور دنیا کے لئے اسے بے ضرر بنا دو۔ وہ (اہل ملک) ہٹلر جیسے آدمیوں کے سامنے جھک جائیں۔ اور اس کے حق میں اپنے حقوق سے دستبردار ہو جائیں۔ اس سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ گزشتہ جنگ کے بعد ان پابندیوں کے بعد اتحادی نام نہاد امن و امان کا تصور کر کے خاموش ہو گئے۔"

(ملاپ ۴ اکتوبر)

مسٹر وینڈل ولکی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ گزشتہ جنگ کے بعد اس طرح جرمنی کو دبانے کی جو پالیسی اختیار کی گئی۔ وہ درست نہ تھی۔ اور اس سے قیام امن ممکن نہ تھا۔ اس لئے اب وہ چاہتے ہیں۔ کہ فتح حاصل کرنے کے بعد اتحادی اور پالیسی اختیار کریں۔ وہ کیا ہو۔ اسے فی الحال نظر انداز کر کے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ مسٹر ولکی نے گزشتہ جنگ کے بعد اتحادیوں کی جو سب سے بڑی غلطی بیان کی ہے۔ وہ اسلام آج سے چودہ سو سال قبل بیان کر کے تنبیہ کر چکا ہے۔ کہ اس طرح دنیا میں امن و امان قائم نہیں ہو سکتا۔ جنگ کے بعد صلح کرتے وقت یہ کوشش کرنا کہ مخالف کی طاقت کو بالکل کچل دیا جائے۔ اور اسے ہمیشہ کے لئے ادھ موا کر کے رکھ دیا جائے۔ اور شرائط صلح طے کرتے وقت انصاف و عدل کو پس پشت ڈال کر مغلوب فریق کے لئے ذلت آمیز شرائط تجویز کرنا دنیا میں ایک مستقل فتنہ و فساد کی بنیاد ڈالنے والی بات ہے۔ اور اس سے قیام امن کی امید وابستہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما۔ فان بغت احدٰھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیٓء الیٰ امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا۔ ان اللہ یحب المقسطین (حجرات ع۱)

یعنی اگر دو قومیں مسلمانوں کی آپس میں لڑیں۔ تو اول تو ان میں صلح کرانے کی کوشش کرو۔ اور بیچ بچاؤ کر کے خونریزی کو روک دو۔ اور وجہ جنگ مٹا دو۔ ہر ایک کو اس کا حق دلا دو۔ لیکن اگر اس کے باوجود کوئی قوم زیادتی پر مصر ہو۔ اور فساد پر آمادہ۔ تو پھر سب قومیں مل کر اس سے لڑیں۔ اور اس وقت تک لڑتی رہیں جب تک کہ وہ خدا تعالےٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے۔ اور ظلم و ستم کے خیالات سے باز آ جائے۔ اور جب وہ اس طرف مائل ہو جائے۔ تو ان دونوں میں صلح کرا دو۔ مگر عدل و انصاف کے ساتھ اور مروت سے کام لیتے ہوئے۔ اللہ تعالےٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت میں بین الاقوامی امن کے قیام کے نہایت لطیف گر بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ بتایا ہے۔ کہ اول تو لڑائی کے آثار نظر آنے لگیں۔ تو دوسری قوموں کو فوراً بیچ میں دخل دے کر وجہ فساد کو مٹا دینا چاہیئے۔ اور فریقین سے کہہ دینا چاہیئے کہ بین الاقوامی پنچایت کے ذریعہ اپنے نزاع کا فیصلہ کرائیں۔ اگر تو دونوں اسے مان لیں۔ تو جھگڑا ختم۔ لیکن اگر کوئی قوم بہرحال فساد کرنا چاہتی ہو۔ تو باقی سب اقوام مل کر اس کا مقابلہ کریں۔ یہاں تک کہ اس کے حواس درست ہو جائیں۔ اور وہ صلح پر آمادہ ہو جائے۔ اور چونکہ یہ موقعہ کہ جب ایک قوم کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے صلح پر آمادہ ہو۔ نہایت نازک موقعہ ہوتا ہے۔ اور مستقبل پر اس کا بہت گہرا اثر پڑ سکتا ہے۔ اس لئے اس موقعہ کے لئے قرآن کریم نے بڑی قیمتی ہدایات دی ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ اس بات کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ اس وقت جو معاہدہ صلح ہو وہ انصاف پر مبنی ہو۔ یہ نہ ہونا چاہیئے۔ کہ چونکہ ایک فریق مخالفت کر چکا ہے۔ اس لئے معاہدہ بہرحال اسکے خلاف شرائط پر مشتمل ہو۔ انصاف کی میزان کو ادھر ادھر نہ ہونے دو۔ اور اس بات کو مد نظر رکھو کہ اللہ تعالےٰ انصاف کرنیوالوں کو ہی پسند کرتا ہے۔ اخراجات جنگ کے متعلق بھی اسلامی تعلیم یہی ہے کہ اسے مغلوب فریق پر نہ ڈالا جائے۔ بلکہ ہر قوم کو اپنے اخراجات خود برداشت کرنے چاہئیں۔ اسی سلسلہ میں قرآن کریم کی ایک اور ہدایت یہ ہے کہ یا ایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شناٰن قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (مائدہ ع۲)

128
Digitized By Khilafat Library Rabwah

یعنی اے مومنو! اپنے تمام کاموں کو خدا کے لئے کرو۔ اور انصاف سے دنیا میں معاملہ کرو۔ کسی قوم کی دشمنی تم کو اس امر پر نہ اکسائے۔ کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو تم بہر حال انصاف سے کام لو۔ یہ بات تقویٰ کے مطابق ہے۔ اللہ تعالےٰ پر تکیہ کرو۔ اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے اچھی طرح خبردار ہے۔ اس میں بھی اس امر پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کہ دشمنی و عناد کی وجہ سے انصاف و عدل کے رستہ کو ترک کر کے کسی قوم سے معاملہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اگر اس اصل کو مدنظر رکھا جائے۔ تو بین الاقوامی تعلقات نہایت خوشگوار ہو سکتے ہیں۔ یہ صحیح ہے۔ کہ جس طرح جرمنی موجودہ جنگ بپا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ گزشتہ جنگ کی ذمہ واری بھی اسی پر عاید ہوتی تھی۔ مگر فتح حاصل کرنے کے بعد اتحادیوں نے جرمنی کے ساتھ جو سلوک کیا۔ اور جسے مسٹر وینڈل ولکی نے اختصاراً بیان کیا ہے وہ اسلام کی سپرٹ کے بالکل خلاف ہے۔ اگرچہ ایک دشمن اور غالب و فاتح دشمن کی ذہنیت سے بعید نہیں۔ لیکن جو لوگ حالات کی تہ تک نظر رکھتے ہیں وہ انکار نہیں کر سکتے۔ کہ جب اتحادی مدبرین جرمنی کے لئے شرائط صلح تجویز کرتے وقت یہ خیال کر رہے تھے۔ کہ جرمنی کو ایسی پوزیشن میں ڈال دیا جائے۔ کہ وہ پھر سر اٹھانے کے قابل ہی نہ رہے۔ تو دراصل وہ ایک اور نہایت ہی خونریز جنگ کی بنیاد رکھ رہے تھے۔ جیسا کہ واقعات نے ثابت کر دیا ہے۔ ایسے موقعہ پر شکست خوردہ قوم کو لوٹنے کی تجاویز اور مختلف حیلوں بہانوں سے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش اس قوم کے قلوب میں ایسا زہر بھر دیتی ہے۔ جو نہایت خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ پھر اس لوٹ مار کا ایک اور خطرناک نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ فاتح اقوام میں اس مال غنیمت کی تقسیم کی وجہ سے تباغض اور تحاسد پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جو بعض اوقات بڑھتے بڑھتے دشمنی اور عداوت تک جا پہنچتا ہے۔ چنانچہ موجودہ جنگ میں ہی اس کی ایک مثال اٹلی ہے۔ جو گزشتہ جنگ میں اتحادیوں میں شامل تھا۔ اور جرمنی سے برسرپیکار مگر آج جرمنی کا ضمیمہ بنا ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ گزشتہ جنگ کے بعد اتحادیوں نے مفتوح و مغلوب دشمن سے جو کچھ حاصل کیا۔ اٹلی کو شکایت رہی۔ کہ اس میں سے اسے معقول و مناسب حصہ نہیں دیا گیا۔ گو یہ صحیح ہے۔ کہ اس نے اس جنگ میں اتحادیوں کی قابل قدر مدد نہ کی تھی۔ بلکہ اتحادیوں کو اسے جرمن یلغار سے بچانے کے لئے قربانیاں کرنی پڑی تھیں۔ مگر پھر بھی فاتح اقوام کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے وہ فوائد میں اپنے آپ کو برابر کا حصہ دار سمجھتا تھا۔

مسٹر وینڈل ولکی نے آئندہ کے امن و امان کے قیام کی ضمانت کے طور پر جن باتوں کے اختیار کئے جانے کا ذکر کیا ہے۔ ان کے متعلق آئندہ اظہار خیال کیا جائے گا۔

ایک ہوشیار ہیڈ کلرک کی ضرورت

دفتر بیت المال کے لئے ایک ہوشیار اور تجربہ کار آدمی کی بطور ہیڈ کلرک فوری ضرورت ہے۔ جو علاوہ عملہ کی نگرانی کے دوسرے ذمہ واری کے کام بھی بخوبی کر سکے (مثلاً اعلانات اور تحریکات وغیرہ کا لکھنا اور سالانہ رپورٹ مرتب کرنا) عام خط و کتابت اردو میں ہوگی۔ لیکن اس کے لئے انگریزی کا جاننا بھی ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت چالیس روپے ماہوار تک دی جائے گی۔ پنشن یافتہ احباب بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ درخواستیں ۱۵ اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ ناظر بیت المال

اشتراکیت اسلام کی روشنی میں

(۵)

اشتراکیت کا بنیادی نظریہ

تحریک اشتراکیت کے نصب العین اور دستور اساسی کا جو خاکہ گزشتہ قسط میں پیش کیا گیا تھا۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اشتراکیت کے نزدیک دنیا کے تمام سیاسی معاشرتی اور اقتصادی مشکلات کا حل یہی ہے۔ کہ شخصی ملکیت کے حق کو اڑا دیا جائے انفرادی کوششوں اور ذاتی محنتوں کے حاصل کو عوام کی ملکیت قرار دے دیا جائے۔ غرض اشتراکیت کا اولین اور بنیادی نظریہ یہی ہے۔ کہ حتی الامکان زندگی کے تمام اہم شعبوں میں مساوات اور برابری کا اصل رائج کر دیا جائے۔ اور اختلاف مدارج اور جماعتی تفریق و امتیاز کو دنیا کی اجتماعی زندگی سے بالکل خارج کر دیا جائے

مدارج اختلاف اور اسلام

اسلام اشتراکیت کے اس بنیادی اصل کو ہی تسلیم نہیں کرتا۔ اس کے نزدیک یہ اصل دنیا کی ترقی کو بند کر دینے والا۔ اور انسانی فطرت کے بالکل خلاف ہے۔ چنانچہ قرآن مجید زندگی کے شعبوں میں مدارج کے اختلاف کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اور اسے خود خدا تعالےٰ کا پیدا کیا ہوا بتاتا ہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر فرماتا ہے:۔ واللہ فضل بعضکم علی بعض فی الرزق فما الذین فضلوا برادی رزقھم علی ما ملکت ایمانھم فھم فیہ سواء افبنعمۃ اللہ یجحدون (النحل) یعنے اللہ تعالےٰ نے ہی تمہیں ایک دوسرے پر فضیلت دے رکھی ہے۔ پس جن لوگوں کو یہ فضیلت عطا کی گئی ہے۔ وہ اپنا مال اپنے غلاموں (نوکروں) کو اس طرح کبھی نہ دیں۔ کہ مالک مملوک آپس میں برابر ہو جائیں۔ کیونکہ اس طرح تم اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرو گے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے دولت کی مساویانہ تقسیم کو کفران نعمت قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ کہ مختلف لوگوں میں مدارج کا جو اختلاف نظر آتا ہے وہ ہمارا اپنا پیدا کیا ہوا ہے

مدارج کے اختلاف کی ضرورت

اب سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مدارج یہ اختلاف اللہ تعالےٰ نے کیوں پیدا کیا۔ اس کی فطری ضرورت کیا ہے؟ سو اس کا جواب قرآن مجید نے ایک ہی جامع ٹکڑے میں دیدیا ہے۔ ارشاد فرماتا ہے نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیوٰۃ الدنیا ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت لیتخذ بعضھم بعضا سخریا۔ یعنی دنیاوی زندگی کی روزی ہم تقسیم کرتے ہیں۔ اور ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت بھی دے رکھی ہے۔ تاکہ وہ ایک دوسرے سے بخوبی کام لیتے رہیں۔ مطلب یہ کہ باہمی تعاون سے رہنے کے لئے اور نظام عالم کو قائم رکھنے کے لئے مدارج کا یہ اختلاف اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔ اب اس اجمال کی تفصیل خواہ کتنی بھی طویل کیوں نہ ہو۔ یہ حقیقت ہمیشہ اپنی جگہ قائم رہے گی کہ دنیاوی کاروبار کے چلانے کے لئے درجات کا اختلاف نہایت ضروری ہے۔ انسانی فطرت کے اندر یہ مادہ موجود ہے۔ کہ وہ مقابلہ کر کے دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب مقابلہ ہو گا۔ کوئی آگے نکل جائے۔ اور کوئی پیچھے رہ جائے گا۔ تو لازماً کوئی زیادہ انعام لے جائیگا۔ کوئی کم فائدہ حاصل کرے گا۔ اور کوئی بالکل محروم رہ جائے گا۔ اور اس طرح انسانی مدارج میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔ کارگہ حیات میں جتنی جد و جہد ہے۔ جسقدر رنگ و دو ہے سب اسی مقابلہ کے جذبہ کو پورا کرنے کے لئے ہے۔ دنیا میں اگر زندگی کی حرارت ہے۔ تو محض اسی جذبہ کی بدولت۔ ایک لمحہ کے لئے یہ جذبہ نکال دیجئے اور دیکھئے کہ ہنگاموں اور شورشوں کی یہ پر شوکت دنیا راہبوں کی جھونپڑی اور سنیاسیوں کی کٹیا بن کر رہ جائے گی۔ یہ صحیح ہے کہ درجات کے اختلاف سے بعض امیر اور بعض غریب بن جاتے ہیں۔ اور مال و دولت کی کثرت تکبر اور غرور پیدا کر دیتی ہے۔ جو اصل الاصول ہے تمام مظالم کے لئے۔ لیکن اسلام کے نزدیک سر درد کا علاج سر کٹوانا نہیں کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔ اسلام اعمال کو ہر قسم کے افراط و تفریط سے بچا کر ایک جادۂ اعتدال پر لانے کو صحیح علاج قرار دیتا ہے۔ اور یہ علاج یقیناً فطرت کے مطابق ہے۔

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی حصہ کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو [illegible] وہ حیات پیدا کرنے والی دوا

"حبوب جوانی"

استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

غرض اسلام کے نزدیک درجات کے اختلاف خود علیم و حکیم خدا کا پیدا فرمودہ ہے۔ اس کی زبردست دلیل خود انسانی فطرت ہے۔ کہ جس میں مقابلہ اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا مادہ رکھا گیا ہے۔ جب تک یہ جذبہ موجود ہے اس وقت تک امیر غریب۔ ادنیٰ۔ اعلیٰ کا امتیاز کسی نہ کسی حد تک ضرور قائم رہیگا۔

یہ جذبہ کیوں دیا گیا

یہ جذبہ کیوں انسانی فطرت کو عطا کیا گیا؟ اس کے جواب میں فرقان حمید فرماتا ہے:- ولو شاء اللہ لجعلکم امۃ واحدۃ ولکن لیبلوکم فی ما اٰتاکم فاستبقوا الخیرات (مائدہ) یعنی اگر اللہ تعالےٰ چاہتا۔ تو (اشتراکیت کے اصول کے مطابق) تمام انسانوں کو ایک ہی جماعت بنا دیتا۔ لیکن (یہ اس لیئے نہیں کیا۔ کہ) جو کچھ تم کو دیا گیا ہے۔ اس میں تمہیں آزمایا جائے پس تم نیک کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو! اس جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ انسان کو تو پیدا ہی اس لیئے کیا گیا ہے۔ تاکہ میں دیکھوں کہ کون کیسے عمل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ فطرت کے اندر ایک دوسرے سے بڑھنے اور مقابلہ کرنے کا جذبہ رکھا گیا ہے۔ پھر اس جذبہ کے صحیح استعمال کی طرف توجہ دلاتا ہوا فرماتا ہے۔ کہ تم نیکیوں میں ایک دوسرے کا مقابلہ کیا کرو۔

ایک اور مقام پر اسی اختلاف مدارج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:- ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علیٰ بعض (النساء) یعنی اللہ تعالےٰ نے جو بعض لوگوں کو دوسروں پر فضیلت دے رکھی ہے۔ اس کو اُن سے چھین لینے کی خواہش مت کرو۔ مطلب یہ کہ خدا کے کام حکمت سے پُر ہیں۔ یہ اختلاف مدارج بھی بلا وجہ نہیں ہے۔ بلکہ نظام عالم اسی سے چلتا ہے۔ اگر اس نظام میں خلل ڈالکر اس اختلاف کو مٹانا چاہو گے۔ تو یہ مقابلہ اور کوشش بند ہو جائیگی۔ اور ساتھ ہی دنیا کی ترقی بھی رُک جائے گی۔ غرض اسلام اشتراکیت کی پیش کردہ مساوات کی سختی سے تردید کرتا ہے۔ اسے فطرت کے خلاف بتاتا ہے۔ اور اختلاف مدارج کو دنیا کی بقاء اس کی دینی۔ دنیوی ترقی کے لیئے نہایت ضروری قرار دیتا ہے۔ اور ہر شخص کو حق دیتا ہے۔ کہ وہ جو کچھ دیانتداری سے کمائے۔ اسپر اپنا مالکانہ قبضہ و تصرف رکھے۔

سرمایہ داری کی دو اہم خرابیاں

اسلام جب مقابلہ کو جاری رکھنا چاہتا ہے۔ اور ملکیت کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ تو پھر یہ اہم سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ملکیت اور مقابلہ کے نتیجہ میں جو مشکلات اور قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ ان کو روکنے کے لیئے اسلام نے کیا طریق بتایا ہے؟ آخر اشتراکیت بھی انہیں مشکلات کو دُور کرنے کے لیئے اپنا نظریۂ مساوات پیش کرتی ہے۔ اگر یہ تجویز کردہ علاج فی الحقیقت درست نہیں۔ تو پھر اسلام نے بھی ان مشکلات کے ازالہ کے لیئے کوئی موزوں حل تجویز کیا ہے۔ یا نہیں؟ یہ ایک اہم سوال ہے۔ اور اسلام اس کا جواب اثبات میں دیتا ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے۔ کہ ذاتی ملکیت کے حق کو تسلیم کرنے اور مقابلہ کو جاری کرنے کی صورت میں اس خدشہ کا احتمال موجود ہے۔ کہ

ا۔ دولت چند لوگوں میں محدود ہو جائے باقی لوگ مقابلہ کی اسی کشمکش سے خارج ہو جائیں۔ یعنی دنیا میں ایک طبقہ مالدار بنجائے۔ اور باقی لوگ مفلسی کا شکار ہو کر مالدار طبقہ کے دست نگر اور محتاج بنکر رہ جائیں۔

ب۔ مالدار طبقہ میں دولت کی فراوانی تکبّر اور غرور پیدا کر دے۔ جس کے نتیجہ میں وہ غرباء کے حقوق کو نظر انداز کر دے۔ اور اُن پر من مانے مظالم کرنا شروع کر دے۔

فی الحقیقت انہی دو خرابیوں کو دُور کرنے کے لیئے اشتراکیت معرض وجود میں آئی۔ لیکن بُری طرح ٹھوکر کھائی۔ اور بجائے صحیح علاج کے انسانی فطرت کو کچلنا چاہا۔ اور نظام قدرت سے لڑنا چاہا۔

خرابیوں کا علاج اسلام میں

ہمارا علیم و حکیم خدا مندرجہ بالا دو خرابیوں کو دُور کرنے کے لیئے قرآن مجید میں مندرجہ ذیل علاج تجویز کرتا ہے۔

ا۔ سب سے پہلے وہ ذہنیتوں کو بدلنا چاہتا ہے۔ اور عزت و فضیلت کا معیار بجائے مال و دولت کے تقوےٰ اور نیکی کو مقرر فرماتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم (الحجرات) کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم سب میں سے زیادہ عزت اور فضیلت کا مستحق وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔ اگر آج دنیا میں عزت کا یہ قرآنی معیار رائج ہو جائے۔ تو تمام برائیوں اور مشکلات کا قطعی خاتمہ ہو جائے۔ وہ تمام طاقتیں اور قوتیں جو آج حصول دولت میں صرف ہو رہی ہیں۔ نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے میں لگ جائیں۔ تکبّر۔ غرور اور مظالم کا نام ونشان نہ رہے۔ یہ تو ہوا فقط ایک نظریہ۔ اس کا عملی ثبوت اگر دیکھنا ہو تو صحابۂ کرامؓ رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر نظر ڈالیئے۔ ان میں دولت مند اور غریب سبھی موجود تھے۔ لیکن موجودہ برائیوں اور مشکلات کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ کیوں؟ اس لیئے کہ اسلام میں مال و دولت عزت کا معیار ہی نہ تھا۔

۲۔ اسلام اس امر کا مدعی ہے۔ کہ چونکہ جسقدر اشیاء دنیا میں موجود ہیں۔ اُن میں سب بنی نوع انسان شریک ہیں۔ اس وجہ سے دنیا میں حقیقی ملکیت کوئی ہے ہی نہیں۔ زید کے پاس جو کچھ ہے۔ وہ اس کا مالک اِن معنوں میں نہیں ہے۔ کہ دوسروں کا اس میں کوئی حصہ ہی نہیں۔ بلکہ وہ اس کی ملکیت اسی وجہ سے ہے کہ اس میں دوسروں کی نسبت اس کا حصہ زیادہ ہے۔ کیونکہ اس نے خود محنت کرکے اس کو حاصل کیا ہے۔ ورنہ اس میں اور لوگوں کے حصے بھی شامل ضرور ہیں۔ چنانچہ اسلام امراء کے مال میں غرباء کا حق قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

فی اموالھم حق للسائل والمحروم (ذاریات) یعنی امراء کے مال میں انسانوں اور حیوانوں کا بطور حق کے حصّہ ہے۔

ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔ واٰت ذالقربیٰ والمساکین وابن السبیل یعنی مال میں سے قرابت داروں۔ محتاجوں اور مسافروں کو انکا حق دیتے رہو۔

پس اسلام حکم دیتا ہے کہ روپیہ کو بند رکھنا درست نہیں۔ کیونکہ اس طرح لوگ اپنے حق سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور مجبور کرتا ہے۔ کہ لوگ روپے کو یا خرچ کریں یا کام پر لگائیں۔ کیونکہ دونوں صورتوں میں لوگ اسی روپیہ سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ اگر وہ خرچ کرے گا۔ تو بھی روپیہ چکر کھانے لگیگا۔ اور لوگوں کو فائدہ ہوگا۔ اگر کسی کام پر لگائیگا۔ تو پھر بھی کچھ لوگ تو بطور ملازمت فائدہ اٹھائینگے۔ اور کچھ جن سے لین دین کریگا وہ فائدہ اٹھائیں گے۔

خاکسار خورشید احمد

اعلان نکاح

مورخہ ۳ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۴۲ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری مہر الدین صاحب مرحوم ساکن بوبک ضلع سیالکوٹ۔ حال محلہ دارالبرکات قادیان کا نکاح میاں عبد الحق صاحب راہی ملازم نئی دہلی سے اٹھارہ سو روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس نکاح کو فریقین اور سلسلہ عالیہ کے لیئے برکات اور افضال کا موجب بنائے۔ خاکسار ڈاکٹر محمد الدین دارالبرکات قادیان

حب لبساک

ہر قسم کی کھانسی کا کامیاب علاج ہے
قیمت یکصد قرص ۸ آنہ

جان ہے تو جہان ہے

دل و دماغ و اعصاب کی طاقت کے لیئے جس کے بغیر زندگی اجیرن ہو جاتی ہے

حبّ مروارید عنبری

بے نظیر دوا ہے قیمت ۸۰ گولیاں چار روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پر غلو کا سراسر غلط الزام

(۶)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے ۱۵ر جولائی کے مضمون کے آخر میں جماعت احمدیہ کی طرف یہ امر منسوب کیا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کے مجموعہ "تذکرہ" کو کتاب اللہ یقین کرتی ہے۔ اور پھر لکھا ہے "جب حضرت مسیح موعود کی وحی وحی نبوت ہے۔ تو وہ (تذکرہ) یقینی طور پر کتاب اللہ ہے۔ مانا کہ وہ قرآن کی ناسخ نہیں۔ مگر قرآن کی متمم ضرور ٹھیرتی ہے یعنی قرآن میں اس کے آنے سے اضافہ ضرور ہوا۔ اور قرآن کی تکمیل اس کے ذریعہ ہوئی۔"

پھر لکھتے ہیں:۔ "حضرت مسیح موعود کی وحی نبوت کا مجموعہ کتاب اللہ کہلائے تو نتیجہ یہ نکلا۔ کہ اس امت محمودیہ کی کتاب اللہ ہوئی۔ قرآن+تذکرہ۔ جس طرح نصاریٰ کی بائیبل۔ پرانا عہدنامہ اور نیا عہدنامہ کا مجموعہ مل کر کتاب اللہ کہلائی۔"

ڈاکٹر صاحب کا یہ سارا شور محض اس بنا پر ہے۔ کہ لائل پور میں ایک احمدی نے ایک غیر مبایع کو بقول ڈاکٹر صاحب یہ تحریر لکھ کر دی۔ "کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ جیسے صاحب شریعت نبی نہیں۔ بلکہ آپکے ماتحت نبی ہیں۔ لیکن ہیں فی الواقعہ نبی۔ اسی طرح آپ کے الہامات گو شان اور عظمت کے لحاظ سے قرآن مجید جیسے نہیں۔ اور آپ کی وحی تابع وحی قرآنی ہے۔ لیکن ہے وہ یقینی اور قطعی وحی نبوت۔

اگر کتاب اللہ کے معنے صرف یہ ہیں کہ ایسی وحی جو خدا کی طرف سے نبی پر نازل ہو تو ان معنوں میں حضرت اقدس کی وحی بھی کتاب اللہ کہلا سکتی ہے۔ لیکن اگر کتاب اللہ سے شریعت والی اور سابقہ کتب کی ناسخ وحی مراد لی جائے۔ تو حضرت اقدس کی وحی کتاب نہیں۔"

اس تحریر کو پیش کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔ "اس میں جتنی اگر مگر ہے یہ محض احتیاطی الفاظ ہیں"

بے شک احتیاطی الفاظ ہیں مگر افسوس ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب نے بے احتیاطی کی حد کر دی۔ اور نہایت بے احتیاطی بلکہ ظلم سے جماعت احمدیہ کی طرف یہ بات منسوب کر دی۔ "کہ امت محمودیہ کا یہی عقیدہ ہونا چاہیئے اور ہے۔ کہ تذکرہ کتاب اللہ ہے۔ ویسے صاف زبان سے کہنے کی ابھی جرأت نہ ہو۔ مگر اندر سے عقیدہ یہی ہے۔"

حالانکہ جماعت احمدیہ "تذکرہ" کو کتاب اللہ کے عرفی معنوں کے لحاظ سے ہرگز کتاب اللہ نہیں سمجھتی۔ اور اس کی تردید اوپر کے حوالہ میں بھی موجود ہے جو ایک احمدی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ جب اس احمدی کی تحریر میں صاف طور پر یہ مذکور ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی نبوت تابع وحی قرآنی ہے۔ تو پھر ڈاکٹر صاحب کا ہم پر تذکرہ کو متمم قرآن سمجھنے کا الزام لگانا صریح افتراء ہے۔ اور جب اس تحریر میں صاف مذکور ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحب شریعت نبی نہیں۔ تو پھر جماعت احمدیہ پر تذکرہ کو کتاب اللہ قرار دینے کا الزام لگانا کیسے درست ہو سکتا ہے درانحالیکہ کتاب اللہ کے عرفی یعنی شریعت والی کتاب کے ہیں۔ باقی رہا حرف شرط استعمال کر کے اس دوست کا یہ لکھنا کہ "اگر کتاب اللہ کے معنی صرف یہ ہیں۔ کہ ایسی وحی جو خدا کی طرف سے نبی پر نازل ہو۔ تو ان معنوں میں حضرت اقدس کی وحی بھی کتاب اللہ کہلا سکتی ہے۔" اس بنا پر تذکرہ کو متمم قرآن قرار دینا سراسر افتراء ہے۔ پس جماعت احمدیہ ہرگز یہ عقیدہ نہیں رکھتی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریعی نبی ہیں۔ یا آپ کے الہامات کا مجموعہ تشریعی وحی ہے۔ بلکہ وہ تو ایسے عقیدہ کو لعنت سمجھتی ہے۔ تو پھر ڈاکٹر صاحب کا جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگانا کہ وہ دل سے تذکرہ کو کتاب اللہ سمجھتی ہے۔ صرف زبان سے کہنے کی جرأت نہیں۔ صریح ظلم کی راہ پر قدم مارنا ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب نے ہمارا دل چیر کر دیکھ لیا ہے۔ کہ وہ ہماری طرف ایسا عقیدہ منسوب کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کو وحی نبوت قرار دینے سے بھی یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ آپ کی وحی کو کتاب اللہ سمجھتی ہے۔ مگر یہ صرف ڈاکٹر صاحب کی خود ساختہ اصطلاح ہے کہ وہ ہر وحی نبوت کو کتاب اللہ قرار دیتے ہیں

خاکسار قاضی محمد نذیر لائل پوری مبلغ سلسلہ احمدیہ

ضرورت

انڈین پوسٹس اینڈ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ میں کلرکوں۔ ٹیلیگرافسٹ اور ٹیلیفون آپریٹر وغیرہ کی اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں بھیجنے کی آخری تاریخ ۹ر اکتوبر ۴۲ء ہے۔ اس کے بعد منظور شدہ امیدواروں کو امتحان میں شامل ہونے کے لئے بلایا جائیگا۔ جو ۱۶ر نومبر ۴۲ء کو ہوگا۔ درخواستیں پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب لاہور

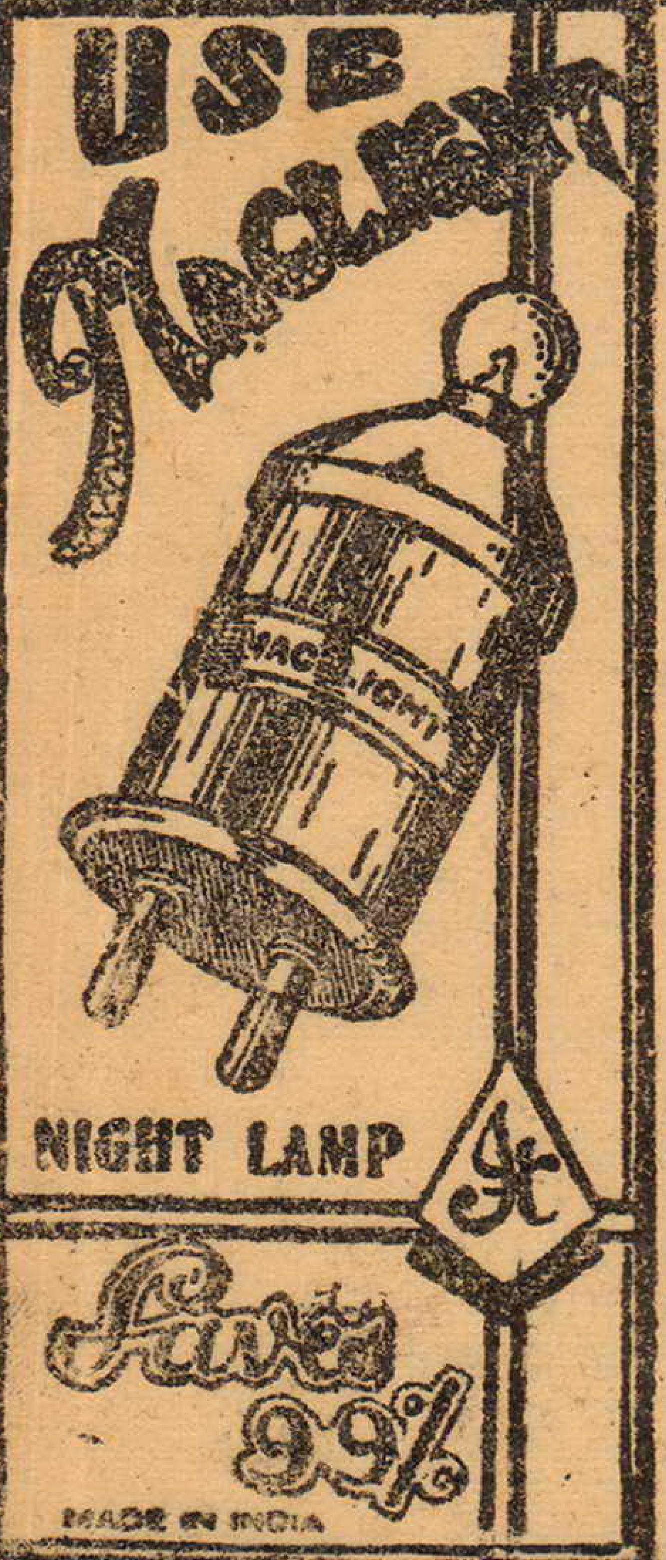

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کیلئے خریدیں بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ ملتا ہے ۔ ۔ ۔ میک ورکس قادیان

B. 59

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں صرف نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض بسستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا شکار بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے اُن کے اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہو جاتی ہیں۔ پس آج ہی

سرمہ ممیرا خاص

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہو چکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ عہ چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

حب اٹھرا
اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کیلئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب دربار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔

حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوائی کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

عنبرین طاقت کی بے نظیر دوا قیمت ۵ تولہ چار روپے } اکسیر کھانسی کھانسی کے لئے مجرب دوا قیمت ۵۰ قرص ایک روپیہ } منگوانیکا پتہ:۔ دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۶ اکتوبر۔ امریکن بحری محکمہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جزائر سالومن اور الیوشن میں امریکن طیاروں نے دُور تک سرگرمیاں دکھائیں سالومن میں دشمن کے دس طیارے گرائے گئے۔ اور دو کو نقصان پہنچایا گیا۔ سمندر کے کنارے جاپانی اڈوں پر آٹھ بار حملے کئے گئے۔ دشمن اندھیرے میں کوڈال کنال میں کچھ اور فوج اتارنے میں کامیاب ہوگیا۔ معمولی جھڑپوں کے بعد کوئی خاص لڑائی نہیں ہوئی کسکا میں جاپانی ٹھکانوں پر زور کے حملے کئے گئے۔

چنگکنگ ۶ اکتوبر۔ مسٹر وینڈل ولکی نے کل مارشل چیانگ کائی شیک سے ملاقات کی تھی۔ آج انہوں نے چین۔ برما اور ہندوستان میں امریکن فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سٹلویل سے کئی گھنٹے ملاقات کی۔ امریکن ہوائی جہازوں کے بریگیڈیر سے بھی دو گھنٹے بات چیت کی۔

ماسکو ۶ اکتوبر۔ روس کے نیم شبی اعلان میں کہا گیا ہے کہ دوشنبہ کو دن بھر گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ جرمن فوج کے تین پیدل ڈویژنوں اور کئی سو ٹینکوں نے مزدوروں کی ایک بستی پر حملہ کیا۔ مگر رُوسیوں نے اس کا منہ توڑ جواب دیا۔ پندرہ سو جرمن افسر اور سپاہی مارے گئے۔ اور چودہ ٹینک برباد کر دیئے گئے۔ شمال مغرب میں روسیوں نے زبردست کارروائی کرکے اپنی حالت سدھار لی ہے۔ مولٹاف کے علاقہ میں ایک روسی دستہ نے حملہ کرکے چھ سو جرمنوں کو ہلاک کر دیا۔ اور بارہ ٹینک ٹھکانے لگا دئیے۔ یہاں جرمن ایک کے بعد دوسرا حملہ کرتے ہیں۔ مگر کامیاب نہیں ہو سکے۔ ماسکو کے محاذ پر رزیف میں روسی فوج دن بھر کی لڑائی کے بعد سات میل آگے بڑھ گئی۔ اور ایک اہم اڈے پر قابض ہوگئی۔ لینن گراڈ کے محاذ پر دشمن کے ایک ہوائی اڈہ پر چھاپہ مار کر سات ہوائی جہاز برباد کر دئیے گئے۔ بحیرہ بالٹک میں دس ہزار ٹن وزنی ایک جرمن فوج بردار جہاز ڈبو دیا گیا۔

واشنگٹن ۶ اکتوبر۔ امریکن نمائندوں کو موسیو سٹالن نے جو بیان دیا تھا۔ اس کے متعلق امریکہ کے نائب وزیر خارجہ مسٹر سمر ویلز نے اظہار رائے کرتے ہوئے کہا۔ کہ مَیں نے اس بیان کو بڑی احتیاط کے ساتھ پڑھا ہے۔ روس کی جتنی مدد کی جا سکتی ہے وہ کی جا رہی ہے۔ لارڈ ہیلی فیکس نے اس کے بارہ میں کہا۔ کہ مسٹر چرچل۔ مسٹر روز ویلٹ اور موسیو سٹالن ایک دوسرے کی بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ اس بیان سے ثابت ہوتا ہے کہ رُوس کو اپنے اوپر اعتماد ہے۔ وہ دشمن کے مقابلہ پر برابر جما رہیگا اور بالآخر دشمن کو پیچھے دھکیل دیگا۔ اگرچہ جرمنی اور جاپان کو بڑی کامیابیاں ہوئی ہیں۔ مگر وہ دن گئے جب یہ فوراً میدان مار لیا کرتے تھے۔

احمد آباد ۶ اکتوبر۔ کل شام یہاں ایک بازار میں ایک ہجوم نے پولیس پر پتھر پھینکے۔ اس نے گولی چلائی۔ ایک آدمی مجروح ہوا۔ شہر میں پولیس نے چار جلوس منتشر کئے۔ بمبئی میں بھی پولیس پر پتھر اور سوڈے کی بوتلیں پھینکی گئیں۔ پولیس نے جلوس کے لیڈر کو گرفتار کر لیا۔ ایک ریلوے سٹیشن پر کھڑی ہوئی گاڑی کے سیکنڈ کلاس ڈبہ سے ایک بم برآمد ہوا۔ کلکتہ میں ایک ہجوم نے ایک لیٹر بکس میں آگ لگا دی۔ مدراس کے طلباء کو گڑبڑ پیدا کرنے سے روکنے کے لئے دونوں ہندو کالجوں پر پولیس نے قبضہ کر رکھا ہے۔

بمبئی ۶ اکتوبر۔ اخباروں پر حکومت کی طرف سے عائد شدہ پابندیوں کے بارہ میں آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے جس میں حکومت سے کہا گیا ہے کہ اگر وہ ۸ اگست والے حکم کو واپس لے لے۔ تو فضا کی درستی میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ ایڈیٹروں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ ایسی خبروں کی اشاعت نہ کیا کریں۔ جن سے لوگوں میں خلاف قانون کارروائیاں کرنے کا جذبہ ترقی کرے۔ بات کا بتنگڑ بنانے کی پالیسی بھی ترک کر دی جائے اور پولیس و فوج پر ضرورت سے زیادہ طاقت استعمال کرنے کے الزامات کو بھی زیادہ اہمیت دیکر بیان نہ کیا جائے۔ اگر کسی صوبہ کا کوئی اخبار ان ہدایات کی خلاف ورزی کرے تو پریس ایڈوائزری کمیٹی کے مشورہ سے اس کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیئے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ بحیرہ روم میں برطانی آبدوزوں اور تارپیڈو والے ہوائی جہازوں نے لیبیا کے ساحل کے پاس دشمن کے مال لیجانے والے ایک بہت بڑے جہاز کو غرق کر دیا۔ ایک اور جہاز پر دو تارپیڈو لگے۔ اور خیال ہے کہ وہ بھی ڈوب چکا ہوگا۔ ایک تیسرے کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ ایسٹ افریقہ کے برطانی کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ جو برطانی فوج مجونگا سے روانہ ہوئی تھی۔ وہ ۲۳ دنوں میں ۴۰۶ میل سفر کرکے انتاریو پہنچ گئی ہے۔ دوسری فوج بھی قریباً اڑھائی سو میل سفر طے کرکے اس سے آملی ہے۔ جزیرہ کی سب سے بڑی ریلوے لائن اب ہمارے قبضہ میں ہے۔

نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ملک معظم نے از راہ نوازش خسروانہ پٹنہ ہائیکورٹ کے چیف جسٹس سر آرتھر ٹریور ہیرلیس کو لاہور ہائیکورٹ کا چیف جسٹس مقرر فرمایا ہے۔ یہ تقرر لاہور ہائی کورٹ کے موجودہ چیف جسٹس آنریبل سر ڈگلس ینگ کے ریٹائر ہو جانے پر ۱۹ جنوری ۱۹۴۳ء کو عمل میں آئیگا ملک معظم نے سر سید فضل علی کو ہائی کورٹ پٹنہ کا چیف جسٹس مقرر فرمایا ہے۔ آپ اسی عدالت عالیہ کے جج ہیں۔ یہ تقرر بھی ۱۹ جنوری سے عمل میں آئیگا۔

کوئٹہ ۵ اکتوبر۔ آج صبح ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر زلزلہ کے ہلکے سے جھٹکے آئے۔ جو ۱۰ سیکنڈ تک جاری رہے۔ دروازے اور کھڑکیاں کھڑکھڑائیں اور لوگ نیند سے جاگ اٹھے۔ کسی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

گوہاٹی ۵ اکتوبر۔ اسوقت تک آسام اسمبلی کے ۱۷ کانگرسی ممبر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ آسام اسمبلی میں کانگرس پارٹی کے کل ممبروں کی تعداد ۳۳ ہے۔

دھوبری ۵ اکتوبر۔ گذشتہ رات دھوبری ریلوے سٹیشن کے ایک حصہ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ آگ لگنے کی وجہ سے ٹیلیگراف ٹرانسمٹر کو نقصان پہنچا۔ اور کچھ ریکارڈ جل گئے۔ آگ پر فوراً قابو پا لیا گیا۔

سٹاک ہالم ۵ اکتوبر۔ مارشل تموشنکو کی فوج سٹالن گراڈ کے شمال جنوب میں جرمنوں کی سخت مزاحمت کے باوجود آگے بڑھ گئی ہے۔ جرمنوں نے اس جگہ مزید فوج بھیجدی ہے۔

نئی دہلی ۵ اکتوبر۔ آج یہاں آل انڈیا ہندو مہا سبھا کی مجلس عاملہ کے اجلاس نے دو قرار دادیں منظور کیں۔ ایک قرارداد میں اجتماعی جرمانوں کی پالیسی بالخصوص ہندوؤں سے امتیازی سلوک کرنے کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ دُوسری قرارداد کے ذریعہ ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ جو حالیہ فسادات کے دَوران میں پولیس اور فوج کی مبینہ زیادتیوں کی تحقیقات کریگی۔

بمبئی ۵ اکتوبر۔ پولیس نے ۲۱ کار آمد بم برآمد کئے ہیں۔ کل شمالی حصہ میں ایک شخص بم لیجاتا ہوا دھماکہ کی وجہ سے مہلک طور پر زخمی ہوا تھا۔

ماسکو ۵ اکتوبر۔ ایم سٹالن نے آج ایک امریکن نامہ نگار کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ روس موجودہ حالات میں دوسرے محاذ کے قیام کو انتہائی اہمیت دیتا ہے۔ جب پوچھا گیا۔ کہ اتحادیوں نے روس کو جو امداد دی ہے وہ کس حد تک مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ تو آپ نے جواب میں کہا۔ کہ روس نے جرمن فسطوں کے خاص لشکر کا بوجھ اٹھا کر اتحادیوں کو جو امداد دی ہے۔ اس کے مقابلہ پر اتحادیوں کی طرف سے روس کو اب تک مؤثر امداد نہیں ملی۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ میٹرک اور سکول لیونگ کا آئندہ امتحان یکم مارچ ۱۹۴۳ء سے شروع ہوگا۔ داخلہ کی فارموں اور فیس کے داخل کرنے کی آخری تاریخ پرائیویٹ امیدواروں اور منظور نہ کئے گئے سکولوں کے امیدواروں کے لئے یکم نومبر ۱۹۴۲ء اور منظور شدہ سکولوں کے امیدواروں کے لئے ۵ دسمبر ۱۹۴۲ء ہے۔

کراچی ۵ اکتوبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ کل مزید پانچ حروں کو جنہیں مختلف جرائم کی پاداش میں سزا دی گئی تھی۔ پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ اسوقت تک جن حروں کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ انکی کل تعداد ۴۷ ہے۔ مارشل لاء کے ایڈمنسٹریٹر نے اعلان کیا ہے کہ اب اس علاقہ میں جہاں مارشل لاء کا نفاذ ہے جرائم کرنے والوں کو تازیانوں کی سزا بھی دیجائیگی۔

لاہور ۶ اکتوبر۔ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ۲۶ اکتوبر کو یہاں منعقد ہوگا۔ اور غالباً ایک ہفتہ جاری رہیگا۔

ماسکو ۶ اکتوبر۔ سٹالن گراڈ کی شمالی بستیوں میں جرمنوں نے بڑھنے کی کئی بار کوشش کی۔ مگر روسیوں نے ہر بار منہ توڑ جواب دیا۔ شہر پر جرمن دباؤ کم کرنے کے لئے رُوسیوں نے جنوب اور شمال میں جو حملے کر رکھے ہیں۔ ان میں انہیں اور کامیابی ہوئی ہے۔ ورونیش اور رزیف میں بھی روسیوں کو کامیابی ہوئی ہے۔ نوورسسک کے جنوب میں جرمنوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اسے پسپا کر دیا گیا۔

بغداد ۶ اکتوبر۔ قاہرہ کی کیبنٹ مستعفی ہوگئی ہے۔ جس کی وجہ ملک کے اقتصادی معاملات کے بارہ میں اختلاف آراء ہے۔ ریجنٹ نے وزیراعظم سے کہا ہے کہ فی الحال کام چلائیں

دہلی ۹ اکتوبر۔ نیشنل ڈیفنس کونسل کا اجلاس ۱۲، ۱۳ و ۱۴ نومبر کو وائسرائیگل لاج میں ہوگا۔ ہز ایکسی لینسی صدارت کرینگے۔

پشاور ۶ اکتوبر۔ افغان گورنمنٹ واشنگٹن میں اپنا سفیر مقرر کر رہی ہے۔ اس کے متعلق چند ہفتوں میں اعلان ہو جائے گا۔

نئی دہلی ۶ اکتوبر۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ریلوے کے انسپکٹر نے اس بات کی تصدیق کر دی ہے کہ ۳ اکتوبر کے دن جی، آئی، پی ریلوے کی ڈاؤن پشاور ایکسپریس کے پٹڑی سے اترنے کی وجہ تخریبی کارروائی تھی۔ یعنی فسادیوں نے پٹڑی اکھیڑ دی تھی۔

ھرگانگ:۔ یہ سونے کے رنگ کا کشتہ ہے عورتوں، مردوں کے امراض کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت پانچ روپیہ تولہ۔ مطب عجائب گھر قادیان

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی۔